2018
H 1440

VOL
15

زیرِ سرپرستی

سرکارِ قائمِ آلِ محمدؑ

دعائے سیدہؑ

ہئے کرب و بلا ہئے شام

کلام

آصف رضوی

نوحہ خواں : صدائے العطش

غازی سنگت

رضویہ سوسائٹی۔ کراچی

فہرست

#	نوحہ	موضوع / مصائب
[۱]	ہے کربوبلا ہے شام **Hae Karb-o-bala Hae Shaam**	بی بی زینبؑ / واپسیِ حرم **Bibi Zainab (a.s.) / Wapsi e Haram**
[۲]	زینبؑ خیموں میں جاؤ **Zainab (a.s.) Khaimon Mein Jao**	حضرت علی اکبرؑ/ امام حسینؑ **Hazrat Ali Akbar (a.s.) / Imam Hussain (a.s.)**
[۳]	الحمدللہ **Alhamdulillah**	اِمام حسینؑ/عصرِ عاشور **Imam Hussain (a.s.) / Asr e Aashoor**
[۴]	صدمے پھوپھی کے لوگوں **Sadmay Phupi Ke Logon**	اِمام زین العابدینؑ / بی بی زینبؑ **Imam Zain ul Abedin (a.s.) / Bibi Zainab (a.s.)**
[۵]	آنسو برساتے تھے صادقؑ **Aansu Barsatay Thay Sadiq (a.s.)**	امام جعفرِ صادقؑ/ عزاداری **Imam Jaffar Sadiq (a.s.) / Azadari**
[۶]	پیاسہ ہی رہا **Pyasa Hi Raha**	شہزادہ علی اصغرؑ **Shahzada Ali Asghar (a.s.)**
[۷]	دنیا کا طریقہ **Dunya Ka Tareeqa**	تعلیماتِ امام حسینؑ **Talimaat e Imam Hussain (a.s.)**
[۸]	آغوش کے پالوں **Aaghosh Ke Paalon**	اِمام حسینؑ/روزِ عاشور **Imam Hussain (a.s.) / Roz e Aashoor**
[۹]	کہاں ہو **Kahan Ho**	اِمامِ زمانہؑ **Imam e Zamana (a.s.)**

ہئے کرب و بلا ہئے شام — امّاں ۔ امّاں ۔ نوحہ ہیں یہی دو نام

(۱) جسے چکّی پِیس کے پالا تھا — مَیں اُس کا حال سُناؤں کیا — امّاں ۔ امّاں ۔ اُسے مارا تشنہ کام

(۲) خیموں میں ہمارے آگ لگی — اسباب لُٹا ، مَیں قید ہوئی — امّاں ۔ امّاں ۔ وہاں برپا تھا کُہرام

(۳) مَیں قید کا حال سُناؤں کیا — گلیاں کُوچے بتلاؤں کیا — امّاں ۔ امّاں ۔ بازار اور مجمعِ عام

(۴) ہم رسّی میں ، ہم بِن چادر — قاتل کی چھڑی ، مظلوم کا سَر — امّاں ۔ امّاں ۔ ہئے وہ دربارِ شام

(۵) اطفال ہمارے روتے تھے — مہماں درباری ہنستے تھے — امّاں ۔ امّاں ۔ چلتے تھے وہاں پر جام

(۶) زینبؑ نے زُباں جو کھولی تو — پھر ہنسنے والے روئے وہ — امّاں ۔ امّاں ۔ خطبوں سے مچا کہرام

(۷) اعلانِ غدیر سُنا آئی — حسنینؑ کا حق منوا آئی — امّاں ۔ امّاں ۔ پھیلا آئی پیغام

(۸) ہزیان کی تہمت کا بدلا — محسنؑ کی شہادت کا بدلا — امّاں ۔ امّاں ۔ حاکم کو مِلے دُشنام

(۹) بُنیادِ عزا رکھوا آئی — مظلوم کا غم کروا آئی — امّاں ۔ امّاں ۔ بھائی کا رہے گا نام

(۱۰) آصفؔ جب ماں سے حال کہا — بڑی دیر ہوئی مجلس برپا — امّاں ۔ امّاں ۔ بڑے غم کے تھے ایّام

شاعر : آصفؔ رضوی — نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی — والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ۱۴۴۰ھ

زینبؑ خیموں میں جاؤ مَیں ‏ اکبرؑ کی لاش اُٹھا لوں گا
خیموں میں اُسے لے آؤں گا ‏ اور پھر تم سے پُرسہ لوں گا

(۱) مُشکل ہے بہت مُشکل لیکن ‏ ہمشیر میری گھبراؤ نہ
اکبرؑ کی لاش اُٹھانے کا ‏ وعدہ بھی آج نبھا لوں گا

(۲) میرا لال گِرا ہے گھوڑے سے ‏ کوئی زخم ہے گہرا سینے میں
تُم دیکھ نہ پاؤ گی کیسے ‏ برچھی مَیں آج نکالوں گا

(۳) دستور ہے کب اِس دُنیا میں ‏ بُوڑھے سے جواں کی لاش اُٹھے
تمھیں رنج ہزار اُٹھانے ہیں ‏ مُیں تم سے سہارا نہ لوں گا

(۴) تم شامِ غریباں کی وارث ‏ مقتل ہے میری ذمہ داری
تم ہو نگران یتیموں کی ‏ شہداء مَیں آپ سنبھالوں گا

(۵) چہرا وہ شبیہ پیغمبرؐ کی ‏ وہ خاک اور خوں میں ڈوبا ہے
آغوش میں رکھ کے سَر اُس کا ‏ مَیں خاک اور خوں ہٹا لوں گا

(۶) تم اِس کی ماں کے ساتھ رہو ‏ تاخیر جو ہو مَت گھبرانا
خود نوحہ کروں گا لاشے پر ‏ خود آنسو آپ بہا لوں گا

(۷) اکبرؑ ہی نہیں جس دُنیا میں ‏ مَیں کیسے رہوں اُس دنیا میں
ہمشیر میری اِس دنیا سے ‏ مَیں جلدی ہاتھ اُٹھا لوں گا

(۸) چہرے پہ چہرا رکھا اور ‏ آصفؔ رو کر فرماتے تھے
ٹُوٹی ہے کمر میری لیکن ‏ اِسے خیموں تک پہنچا لوں گا

شاعر : آصفؔ رضوی ‏ نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی ‏ والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ۱۴۴۰ ھ

الحمدُللہ الحمدُللہ سب کچھ لُٹا کے الحمدُللہ !
فرما رہے تھے کرب و بلا میں ہر غم اُٹھا کے الحمدُللہ !

(۱) محبوب کیسا ہے جانے اُنکا ہٹتی نہیں ہیں جس سے نگاہیں
جب بھی گِرا ہے گھوڑے سے کوئی لاشے پہ آ کے الحمدُللہ !

(۲) اکبرؑ دیا ہے ، اصغرؑ دیا ہے پردے بھی دوں گا ، دوں گا سکینہؑ
جو بھی ہے میرا تیرا دیا ہے تجھ پر لُٹا کے الحمدُللہ !

(۳) نزدیک آیا وقتِ شہادت یعنٰی وہ رب سے ملنے کی ساعت
مَیں جا رہا ہوں اِس زندگی کے پردے ہٹا کے الحمدُللہ !

(۴) سمجھی نہ دنیا یہ حمد کیسی یہ شُکر کیوں کر اِتنے غموں پر
یہ غم ہیں تحفہ پیاروں کی خاطر بھیجے سَجا کے الحمدُللہ !

(۵) اِک سمت پیاسوں کی بندگی ہے اِک سُو وہ خواہش کی پیروی ہے
سردار خوش ہے جیتے ہیں پیاسے سَر کو کٹا کے الحمدُللہ !

(۶) دنیا یہ جس پہ مرتے ہیں ظالم اِس کی حقیقت کرتے ہیں ظاہر
دنیا کبھی بھی گویا نہیں تھی دنیا سے جا کے الحمدُللہ !

(۷) رستہ نہ پائے جو عقل آصفؔ کرب و بلا میں آ کر یہ کہنا
کرتے ہیں جسکو شبیرؑ سجدہ ہم اُس خدا کے الحمدُللہ !

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ۱۴۴۰ ھ

صدمے پھوپھی کے لوگوں وہ کیسے بھول جائے
نوحہ کرے نہ کیوں کر آنسو نہ کیوں بہائے

(۱) غربت کی شب یہ پوچھا غش سے اُسے جگا کے
ہمیں لُوٹنے ہیں آتے خیمے عُدو جلا کے
جل جائے آلِ احمدؐ ؟ یا اپنی جاں بچائے ؟

(۲) کنبے کو قید کر کے مقتل سے لے چلے تھے
کہتے ہیں اِک رَسن میں بارہ (۱۲) گلے بندھے تھے
کُوفے میں اُن کی خاطر بازار تھے سجائے

(۳) کوفے کی عورتوں کو قرآں پڑھانے والی
چادر نہ سَر پہ اُس کے آ کر کسی نے ڈالی
پتھر گئے اُچھالے نیزے گئے چُبھائے

(۴) پھوپھیوں کے ساتھ وہ جو بازاروں میں پھِرا ہے
دیکھا شرابیوں کو درباروں میں گیا ہے
سُنتا رہا پدر کو باغی ہر اِک بُلائے

(۵) بازارِ شام کو بھی عابدؑ نہ بھول پایا
مجمعے میں قیدیوں کو روکا ۔ کبھی چلایا
سب کو تھی یہ اجازت آ کر اُنہیں ستائے

(۶) بنتِ علیؑ کھڑی تھی بابا کا سَر رکھا تھا
کچھ جام پی رہا تھا کچھ سَر پہ ڈالتا تھا
جہاں زندگی تھی مشکل خطبے وہاں سُنائے

(۷) غم شام و کربلا کا آصفؔ ہے غم بَلا کا
حجتؑ ہے وہ خدا کی اُسے اَمر ہے عزا کا
ہئے شام کہہ کے روئے غمِ کربلا منائے

شاعر : آصفؔ رضوی نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ۱۴۴۰ ھ

مظلوم تھے وہ لیکن شہہؑ پر آنسو برساتے تھے صادقؑ
بھولے نہ زمانہ کرب و بلا روتے تھے رلاتے تھے صادقؑ

(۱) جب چاند محرم کا نکلے سب پُرسہ دینے آجاتے
ایامِ عزا میں فرشِ عزا خود گھر میں بچھاتے تھے صادقؑ
(۲) میرے جد شبیرؑ کی نظریں ہیں اپنے سارے غمخواروں پر
مجلس میں آنے والوں سے یہ خود فرماتے تھے صادقؑ
(۳) ہو کوئی مہینہ ۔ روز کوئی جب نامِ حسینؑ لیا جاتا
اُس روز نہ لوگوں آخر تک خوش دیکھے جاتے تھے صادقؑ
(۴) اُموی عباسی جنگوں میں فُرصت جو مِلی دو کام کئے
پھیلاتے عُلومِ آلِ نبیؐ غم شہہؑ کا مناتے تھے صادقؑ
(۵) کبھی اہلِ شعر کو بُلوا کے کہتے تھے حسینؑ پہ شعر کہو
خود روتے اور پھر رونے کی عظمت بتلاتے تھے صادقؑ
(۶) کہتے تھے ملائک حاضر تھے اور ساتھ ہمارے روتے تھے
رونے والوں کو مجلس کے اِسرار بتاتے تھے صادقؑ
(۷) منصور لعین کے کہنے پر اِمام کے گھر کو آگ لگی
لیکن اُن جلتے خیموں پر گریہ فرماتے تھے صادقؑ
(۸) آصفؔ امامؑ بھی روتے اور روتے تھے حرم پُشتِ پردہ
کرنا ہے عزاداری کیسے یہ آپ سِکھاتے تھے صادقؑ

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ۱۴۴۰ھ

پیاسہ ہی رہا شہؑ کا اصغرؑ نہ دودھ مِلا نہ پانی
خیموں میں تڑپتی تھی مادر نہ دودھ مِلا نہ پانی

(۱) تُو پیاسہ گیا جِس دُنیا سے اب کیسی خوشی اُس دُنیا میں
گھر لَوٹ کے روتی تھی مادر نہ دودھ مِلا نہ پانی

(۲) دیکھو ذرا دریاؤں کو کِتنا پانی بہہ جاتا ہے
اِک دریا تھا کچھ دُوری پر نہ دودھ مِلا نہ پانی

(۳) خیّام جلے اسباب لُٹا ماں قید ہوئی لیکن بیٹا
نظریں تھیں تمھارے مقتل پر نہ دودھ مِلا نہ پانی

(۴) ہر ایک مصیبت ایک طرف میرے لال وہ منظر ایک طرف
آغوشِ پدر ۔ تُم خون میں تَر نہ دودھ مِلا نہ پانی

(۵) بِن چادر مَیں بازار گئی اِک یاس مگر وہ مار گئی
اِک یاس تھی کھائے جب پتھر نہ دودھ مِلا نہ پانی

(۶) اُس خُشک زُبان کی حرکت کو اِک تیر نے آ کر روک دیا
وہ خشک زُبان تھی ہونٹوں پر نہ دودھ مِلا نہ پانی

(۷) کہتے ہیں آصفؔ زنداں میں اُٹھ جاتی چونک کے ماں اکثر
اور کہتی تھی یہ گھبرا کر نہ دودھ مِلا نہ پانی

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ۱۴۴۰ ھ

دنیا کا طریقہ اور رہا شہؑ نے کچھ اور سکھایا ہے
کیا فرق ہے پانے ، کھونے میں دونوں نے الگ بتلایا ہے

(۱) دنیا پوچھے کل کی خاطر دنیا سے بچایا ہے کتنا
شہؑ پوچھیں برائے حق کتنا دنیا سے آج لُٹایا ہے

(۲) دنیا سے جتنا جو لے لے اُسے اُتنا امیر بتاتی ہے
شہؑ بولیں امیر ہے وہ اُتنا جتنا جس نے لُٹوایا ہے

(۳) جو خرچ سے بڑھ کر ہاتھ لگے اُسے دنیا منافع کہتی ہے
شہؑ بولیں بچایا ہے جتنا اُتنا نقصان اُٹھایا ہے

(۴) دنیا یہ پُکارے لازم ہے اولاد کی خاطر سرمایہ
جسے حق پر شہؑ نے وار دیا اولاد ہی وہ سرمایہ ہے

(۵) دنیا نے اسیر بنانے کو لذّات کے جال بچھائے ہیں
شہؑ نے آزاد کرانے کو غم سہہ کے غم پھیلایا ہے

(۶) کچھ تو سوچو ماں ، بہنوں کا دنیا اقدام سے باز رکھے
میری طاقت مستورات ہیں یہ شہؑ نے رَن میں سمجھایا ہے

(۷) دنیا یہ چاہے عیش کرو حق سے غافل مدہوش رہو
برسات میں تِیروں کی شہؑ نے بس رَب سے رُجوع سکھلایا ہے

(۸) آصفؔ دنیا کی کوشش ہے عدل و حق سے مایوس کرے
لازم ہے کہ مہدیؑ آئے گا یہ شہؑ نے یقین دلایا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ۱۴۴۰ ھ

آغوش کے پالوں کو کیسے، مقتل میں آج اُٹھایا ہے
اُنہیں خون میں تر کیسے دیکھا، کیسے خیموں میں لایا ہے

(۱) بس تین برس کا تھا قاسمؑ، پائی جو شہادت شبّرؑ نے
مقتل کی اجازت دی اُس کو، کیسے رب جانے سرورؑ نے
پامال بھی دیکھا پھر اُس کو، جسے خود پروان چڑھایا ہے

(۲) اکبرؑ سے پسر کا حال سُنو، تھا شہہؑ کے لئے وہ کیا لوگو
گُفتار میں بھی کردار میں بھی، وہ شبیہہِ پیمبرؐ تھا لوگو
پہنچا جو سِرہانے آخری دم، سینے میں سِناں کو پایا ہے

(۳) اِک اورحسنؑ کا لال تھا جو، قاسمؑ سے بھی سِن میں چھوٹا تھا
تھا شِمر جو شاہؑ کے سینے پر، خیموں سے وہ دوڑا آیا تھا
بچّے کے وہ دونوں ہاتھ کٹے، پھر جامِ شہادت پایا ہے

(۴) حسّاس سپاہی تھا اصغرؑ، زحمت نہ کوئی باباؑ کو دی
نہ رَن میں سوار کرانے کی، نہ رَن سے لاش اُٹھانے کی
گودی میں ہی آیا اور گیا، وہ تیِر بھی گود میں کھایا ہے

(۵) زینبؑ کے راج دُلارے بھی، شبیرؑ کی آنکھ کے تارے تھے
اصغرؑ اور اکبرؑ کی طرح، وہ بھی شبیرؑ کو پیارے تھے
اُن دونوں کے لاشے لے کر، کیسے خیموں میں آیا ہے

(۶) وہ وقت عجب مظلوم پہ تھا، عباسؑ کی آخری سانسیں تھیں
پہنچا جو نہر پہ تو دیکھا، تھے ہاتھ کہیں عباسؑ کہیں
یہ وہ ہی جواں بھائی ہے جسے، گودی میں آپ کھِلایا ہے

(۷) آصفؔ جانے کتنے لاشے، روزِ عاشور اُٹھائے ہیں
پھر زخم ہزاروں مقتل میں، پیاسے نے بدن پہ کھائے ہیں
رَب جانے کتنی مشکل سے، شبیرؑ نے دین بچایا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی　　**والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ۱۴۴۰ ھ**

کہاں ہو؟ اے زہرہؑ کے بیٹے ۔ کہاں ہو؟
تمھاری طلب ہے ۔ تم ہی سے بیاں ہو

(۱) خدا کا ہوں ممنون ، بینائی دی ہے
اِن آنکھوں سے مَیں دیکھتا ہوں سبھی کو
مگر یہ مصیبت بھی مولاؑ میری ہے
نِہاں ہو ۔ تو بس ۔ ایک تم ہی نہاں ہو

(۲) عنایت بڑی ہے سماعت کا پانا
سُنا دو کبھی تُم بھی آواز اپنی
صدائیں سبھی کی یہ سُننا سُنانا
یہ حسرت مِٹے دِل میرا شادماں ہو

(۳) سخن دل کے دُنیا جہاں سے کہوں مَیں
جِسے گفتگو تُم سے آئے میسَّر
مگر کِس طرح تُم سے باتیں کروں مَیں؟
مجھے میرے مولاؑ عطا وہ زُباں ہو

(۴) یہ خوشبو کو محسوس کرنے کی طاقت
مگر جانے کیسی ہے خوشبو تمھاری
بلا شک خدا کی ہے یہ بھی عنایت
گُلِ فاطمہؑ ایک دِن یہ عیاں ہو

(۵) عجب نعمتِ لامسہ رب سے پائی
قدم اب تلک نہ وہ چومے تمھارے
مصافحہ کِیا اور برکت اُٹھائی
بس اِک بار مولاؑ بُلا لو جہاں ہو

(٦) وہ صالح تو مِلنے کے حقدار ٹھہرے
عطا حق سے زیادہ کرو گے نہ کیوں کر
گناہ گار ہم بھی طلبگار ٹھہرے
سخی ہو بڑے تُم اِمامِ زماںؑ ہو

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۱۵ ۔ ۲۰۱۸ء ۔ ھ ۱۴۴۰